روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
قائمقام ایڈیٹر : فخر الحق شمس
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 20/اکتوبر 2009ء ........ 1430 ہجری 20 اخاء 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 237

## اللہ کی پکڑ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب گرفت کر لے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ کی پکڑ بہت دردناک اور سخت ہے۔

﴿صحیح بخاری کتاب التفسیر باب وکذلک اخذربک حدیث نمبر:4318﴾

خدا تعالیٰ کی صفت متین کے لغوی معنی اور دینی تعلیم کی روشنی میں اس کی پرمعارف تشریح

# متین خدا ظالموں اور مشرکوں کی سخت گرفت کرنے والا ہے

## خدا تعالیٰ پکڑنے میں ڈھیل اس لئے دیتا ہے کہ نیک فطرت لوگ سمجھ جائیں اور بچ جائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اکتوبر 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/اکتوبر 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں متین کا لفظ تین جگہوں سورۃ الاعراف، سورۃ الذاریات اور سورۃ القلم میں استعمال ہوا ہے اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ نے لفظ متین کو اپنی صفت کے طور پر بیان کرتے ہوئے منکرین اور مشرکین کے بدانجام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اہل لغت کے نزدیک متین کے معنی مضبوط پشت والا، ٹھوس اور مضبوط۔ اللہ تعالیٰ کی صفت کے لحاظ سے وہ ذات جو اقتدار والی، مضبوط اور قوی ہے اور کوئی ذات قوی تب ہوتی ہے جب وہ اپنی قدرت کے کمال میں انتہا تک پہنچ جائے۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی ذات بہت زیادہ طاقت اور قوت والی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مضبوط اور ٹھوس تدبیر کے لحاظ سے اپنے پیاروں کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف ایسی تدبیر کرتا ہے جہاں تک ان کی سوچ ہی نہیں پہنچ سکتی۔ فرمایا کہ اس کا مداوا صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے پہلے ہی جتنی زیادہ استغفار کی جاسکتی ہے کر لی جائے اور توبہ کی جائے اور گناہوں کی معافی مانگی جائے۔ آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنے جھٹلانے والوں کی پرواہ نہ کر اور ڈھائے جانے والے ظلموں کو میرے لئے چھوڑ دے، میں انہیں اس طرح ان کا انجام دکھاؤں گا کہ وہ عبرت کا نشان بن جائیں گے۔ بدر کی جنگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس محبوب کی مدد کرنے اور ظالموں کو گرفت میں لینے کا عظیم نظارہ دکھا کر اپنی صفت متین کا اظہار فرمایا۔

حضور انور نے مذکورہ بالا آیات کے حوالے سے فرمایا کہ ان میں بیان فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ ہمارے نشانات کو جھٹلاتے ہیں ان کو ہم ایسا پکڑیں گے کہ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا کہ یہ ہو کیا گیا ہے یا کیا ہو رہا ہے ہمارے ساتھ۔ اگر میں انہیں کچھ ڈھیل دے رہا ہوں تو اس لئے کہ شاید ان میں سے کچھ اصلاح کر لیں اور شیطانی حرکتوں سے باز آجائیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کمزوری دکھا رہا ہے جو ان کو ڈھیل دے رہا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب چاہے ان کو پکڑ سکتا۔ حضور انور نے فرمایا جہاں اللہ تعالیٰ اس میں چھوٹ دیتا ہے کہ جو نیک فطرت ہیں وہ سمجھ جائیں اور حق کو پہچان کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ ہو جائیں وہاں زیادتیوں اور ظلموں میں بڑھنے والوں کے لئے توبہ کا کوئی راستہ نہیں کھلا ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو آنحضرتؐ پر اعتراض کرتے تھے کہ آپؐ کے ہاں نسل آگے چلانے والی نرینہ اولاد نہیں، ان کو اللہ تعالیٰ یہ جواب دے رہا ہے کہ وہ خود ابتر ہیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ جن لڑکوں کو وہ اپنی اولاد سمجھتے تھے، ایک وقت آیا کہ وہی لڑکے اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق اپنے باپوں کی بجائے آنحضرتؐ کی طرف منسوب ہونے میں اپنی عزت وافتخار سمجھتے تھے۔ حضور انور نے بعض صحابہ کرامؓ کی اس ضمن میں اعلیٰ مثالیں بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ جو ذوالقوۃ المتین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو بلند سے بلند تر کرتا چلا گیا اور دشمن ناکام ونامراد ہوتا چلا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے ذریعے سے ہمیں بتایا ہے وہ یہ ہے کہ تم دعا کا ہتھیار استعمال کرو اور دعا کا ہتھیار ہی ہے جس نے مخالفین کو اپنے انجام تک پہنچایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں، قربانیوں اور ایمان کی مضبوطی کے ساتھ دین پر قائم رہتے ہوئے احمدیت کی ترقیات کے نظارے دکھاتا رہے۔ حضور انور نے آخر پر موجودہ ملکی حالات کے پیش نظر پاکستان کی سالمیت اور بقاء کیلئے دعا کی تحریک فرمائی۔

## مکرم ذوالفقار منصور صاحب آف کوئٹہ راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ کوئٹہ کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم ذوالفقار منصور صاحب بعمر 37 سال فائرنگ کے نتیجہ میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔

مرحوم کو چند شر پسند اور مسلح عناصر نے وقوعہ سے ایک ماہ قبل 11 ستمبر کو اُس وقت اغواء کر لیا تھا جب موصوف اپنے گھر سے بذریعہ کار نکلے ہی تھے۔ اغواء کنندگان اغوا کے بعد رقم کے مطالبہ کے علاوہ پس منظر میں دھمکیاں بھی دیتے رہے۔ مزید یہ کہ حتمی طے شدہ رقم کی ادائیگی اور مطالبات کی تکمیل کے باوجود موصوف کو فائرنگ کر کے قربان کر دیا گیا۔ وفات سے قبل مرحوم پر تشدد کیا گیا اور چہرے کو بری طرح مسخ کیا گیا اور لاش ویرانے میں پھینک دی۔

مکرم ذوالفقار منصور صاحب 1971ء میں کوئٹہ شہر میں پیدا ہوئے آپ 1988ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد کوئٹہ میں ہی کول مائنز کے کاروبار سے وابستہ ہو گئے اور تا وقت وفات اسی کاروبار سے منسلک رہے۔ دیانتدار کاروباری شخصیت تھے۔ کسی کے ساتھ کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی۔ جماعتی خدمات میں صف اول کے خدام میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ محبت وعشق کا تعلق رکھتے تھے۔ مرحوم ملنسار، مہمان نواز اور خوش اخلاق تھے۔ خدام الاحمدیہ میں ناظم ضلع خدمت خلق کے عہدے پر کام کیا اور اب بطور نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ خدمات سلسلہ بجا لا رہے تھے۔

مرحوم کے والد صاحب 1991ء میں وفات پا گئے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں عمر رسیدہ والدہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے علاوہ اہلیہ مکرمہ نادیہ ذوالفقار صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد صاحب کوئٹہ، ایک بیٹی عزیزہ ثانیہ احمد بعمر 9 سال اور ایک بیٹا

﴿باقی صفحہ 7 پر﴾

محترم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

# محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی وفات پر اظہار تشکر

اللہ تعالیٰ نے سیّدنا و مرشدنا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دینی اخوت کا جو بے مثال اور حیرت انگیز عالمگیر آفاقی نظام قائم فرمایا ہے، اس کی برکتیں بہت متنوع اور ہمہ جہت ہیں۔ ہمارے پیارے ابا محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت کی اچانک المناک وفات پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے بہنوں اور بھائیوں نے جس بے پناہ محبت کا سلوک فرمایا ہے اُس کی مثال احمدی دُنیا سے باہر روئے زمین پر ملنی مُشکل ہے۔ ابّا کی بیماری کے دوران احباب جماعت بیمار پُرسی کے لئے تشریف لاتے رہے۔ ادارہ نور العین، فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹرز اور عملہ نے بہت محبت اور عقیدت کے ساتھ علاج کیا مگر خدائی تقدیر غالب آئی اور خدائے واحد کا یہ بندۂ شکور، احمدیت کا فدائی، جماعت کا بے حد پیارا اور اپنے بچوں کا محبوب 26/اگست 2009ء بمطابق 3 رمضان 1430ھ کو اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

وفات کی خبر سنتے ہی بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کا بے پناہ ہجوم ہمارے غموں کا بوجھ بانٹنے کے لئے ہمارے گھر اور دارالضیافت میں تشریف لایا اور تعزیت کی اور درد و الم کے اس گھڑی میں ہمارے ساتھ رہے۔ ان میں بڑے بھی تھے، چھوٹے بھی، مرد بھی تھے اور خواتین بھی۔ غرضیکہ ربوہ اور ربوہ کے باہر سے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے عشاقِ احمدیت اپنے اپنے رنگ میں ہمارے شانہ بشانہ رہے۔ ابا جان کی نماز جنازہ پر کم وقت ہونے اور گرمی اور ماہ رمضان کے باوجود محبین ملک کے طول وعرض اور دور دراز کے علاقوں مثلاً آزاد کشمیر، اسلام آباد، ملتان، راولپنڈی، قصور، گوجرانوالہ، لاہور وغیرہ سے کشاں کشاں سفر کی صعوبتیں اُٹھا کر تشریف لائے اور اپنے اس بزرگ کو اشکبار آنکھوں سے رخصت کیا۔ ایک بھاری تعداد وہ بھی ہے جس نے دنیا بھر سے ٹیلی فون، فیکس اور خطوط کے ذریعہ خلافت کے اس بے مثل فدائی کی یادیں ہمارے ساتھ تازہ کیں۔ براعظم امریکہ، افریقہ، یورپ، آسٹریلیا اور ایشیا سے آنے والے یہ پیغامات ہمارے زخمی دلوں پر مرہم رکھتے رہے۔ بہت سے ایسے بھی ہیں جو فون کرتے رہے مگر ہم بدقسمتی سے اُن کی شفقتوں کا مورد نہ بن سکے۔

بہت سے بزرگوں نے مضامین کے ذریعہ اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے خراج تحسین پیش کیا۔ بعض احباب نے سانحہ اشعار میں اپنی دلی کیفیات کا اظہار کیا ہے۔ جسے ادارہ الفضل نہایت مستعدی کے ساتھ سپرد اشاعت کررہا ہے۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اور دیگر تنظیموں اور جماعتوں نے بھی قرارداد ہائے تعزیت منظور کر کے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی فرمائی ہے۔

ان تمام سے بڑھ کر مَیں اپنے جان سے پیارے اور شفیق محبوب آقا اطال اللہ بقاءہٗ کو فراموش نہیں کرسکتا۔ حضور انور نے بیماری کے دوران نہ صرف ابّا جان کے لئے دعائیں کیں بلکہ سلام اور تیمارداری کے پیغامات بھی بھجوائے۔ اپنی قلم مبارک سے اس غلام ابن غلام کو تعزیتی مکتوب تحریر فرمایا۔ میری بہنوں کو علیحدہ بھی تعزیت کے خطوط لکھے اور پھر قربان جاؤں اپنے آقا پر، سیّدنا نے اپنے خطبہ جمعہ مؤرخہ 28/اگست 2009ء میں جس محبت اور شفقت کے ساتھ اپنے اس سلطانِ نصیر کا تذکرہ فرمایا ہے، اُس نے رہتی دُنیا تک ابّا جان کو ایک نئی زندگی عطا کی ہے اور خدا کی رحمت سے اُمید ہے کہ ہر پڑھنے والا انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھے گا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار اپنی طرف سے، اپنی اہلیہ اور بچوں اور بہنوں اور دیگر تمام اعزّہ کی طرف سے مہدی معہود کے مبارک و مسعود جانشین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر جاں نثاروں کا دل کی گہرائیوں سے ممنونیت کا اظہار کرتا ہے جنہیں رنج و غم کی ان گھڑیوں میں ہم نے اپنے ساتھ پایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنا پیارا بنا لے۔ ہر دُکھ سے محفوظ رکھے، غموں سے نجات دے اور اپنی رحمتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین

یہ عاجز دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے ابّا کو اپنے پیاروں کی قُربت نصیب کرے اور جس طرح وہ اِس دنیا میں ان کی شفقتوں کے مورد رہے، اُس دنیا میں بھی ان کے قدموں میں رضوانِ یار کا تاج پہنے رہیں اور ہر آن اُن کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

ہم جو جدائی کا دُکھ اُٹھائے پھرتے ہیں احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ہمیں اور ہماری نسلوں کو خلافتِ احمدیہ سے بے پایاں عشق و محبت، اخلاص و وفا اور فدائیت کا عاجزانہ تعلق قائم رکھنے کی توفیق دربارِ الٰہی سے عطا ہو۔ ابا جان کی دعاؤں کے آسمانی خزانہ سے ہمیں لا متناہی حصہ ملتا رہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے ہمیں سکینت قلب عطا کرے کہ غم بہت بڑا ہے اور اعصاب بیحد کمزور۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا، اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

# راحتیں نصیب ہوں

## لندن کے ایک ہسپتال میں لکھی گئی درد میں ڈوبی ہوئی نظم

خدا کرے کہ ہر کسی کو راحتیں نصیب ہوں
محبتوں کی دولتیں، رفاقتیں نصیب ہوں

خدا کرے امامِ وقت کی ہمیں دعا لگے
اُنہیں کبھی نہ غم، نہ دکھ، نہ درد کی ہوا لگے

خدا کرے کہ درد سے کوئی نہ بیقرار ہو
مریض کو طبیب کا کبھی نہ انتظار ہو

معاملات زندگی کچھ اسطرح عجیب ہوں
اگر مریض ایک ہو تو ساتھ دو طبیب ہوں

خدا کرے کہ ہر کسی کی زندگی گلاب ہو
یہاں بھی کامران ہو وہاں بھی کامیاب ہو

خدا کرے کہ بیٹیوں کو نیک ہمسفر ملیں
سدا سُکھی رہیں جہاں وہ شادمان گھر ملیں

خدا کرے مسافروں کو ہر گھڑی امان ہو
جہاں بھی دھوپ ہو کڑی وہیں پہ سائبان ہو

خدا کرے وفاؤں کا ہر ایک کو صلہ ملے
کوئی اگر غزل کہے تو داد بے پناہ ملے

(مبارک صدیقی)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ — مطبع: ضیاء الاسلام پریس — مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) — قیمت 5 روپے

# خطبہ جمعہ

## قرآن پڑھنے کے آداب کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اس حوالہ سے اہم نصائح

**رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے۔ خدا تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت اس مہینے میں نازل ہوئی یا اس کا نزول شروع ہوا**

**اس مہینے میں قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ صرف تلاوت ہی نہیں بلکہ اس کے اندر بیان کردہ احکامات کی تلاش کرنی چاہئے۔ پھر سارا سال ان احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے**

**اپنے بچوں کی بھی ایسی تربیت کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھنے اور غور کرنے اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں**

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4/ستمبر 2009ء بمطابق 4/تبوک 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ، سورہ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آیت 186 تلاوت کرنے کے بعد فرمایا

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے دوسرے ایّام میں گنتی پوری کرنا ہو گی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم سہولت سے گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

آج مَیں اس آیت کے پہلے حصّہ کے بارے میں کچھ کہوں گا۔ رمضان کے مہینے کو قرآن کریم سے ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا جو مَیں نے تلاوت کی ہے کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ.......... یہ فرما کر واضح فرما دیا کہ رمضان کے مہینے کے روزے یونہی مقرر نہیں کر دیئے گئے۔ بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی یا اس کا نزول ہونا شروع ہوا اور احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ جبریلؑ ہر سال رمضان میں آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم کا جو حصہ اُترا ہوتا تھا اس کی دوہرائی کرواتے تھے۔ پس اس مہینے کی اہمیت اس بات سے بڑھ جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی آخری اور کامل شریعت اس مہینے میں نازل ہوئی، یا اس کا نزول شروع ہوا۔

پس اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں روزوں کا حکم دیا تو پہلے یہ فرمایا کہ روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں اور پھر یہ ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کی خوشخبری دی۔ اس کے بعد کی جو آیات ہیں ان میں پھر بعض اور احکام جو رمضان سے متعلق ہیں وہ دیئے اور یہ واضح فرما دیا کہ روزے رکھنا اور عبادت کرنا صرف یہی کافی نہیں ہے، بلکہ اس مہینے میں قرآن کریم کی طرف بھی تمہاری توجہ ہونی چاہئے۔ اس کے پڑھنے کی طرف تمہاری توجہ ہونی چاہئے۔ روزوں کی اہمیت اس لئے ہے اور اس لئے بڑھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں انسان کامل پر اپنی آخری اور کامل شریعت نازل فرمائی جو قرآن کریم کی صورت میں نازل ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا قرب پانے اور دعاؤں کے اسلوب تمہیں اس لئے آئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں وہ طریق سکھائے جس سے اس کا قرب حاصل ہو سکتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ پس اس کتاب کو پڑھنا بھی بہت ضروری ہے۔ رمضان میں اس کی تلاوت کرنا بھی بہت ضروری ہے تاکہ سارا سال تمہاری اس طرف توجہ رہے۔ آنحضرت ﷺ کے آخری رمضان میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کروایا۔

پس اس سنت کی پیروی میں ایک مومن کو بھی چاہئے کہ دو مرتبہ قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی کوشش کرے۔ اگر دو مرتبہ تلاوت نہیں کر سکتے تو کم از کم ایک مرتبہ تو خود پڑھ کر کریں۔ پھر درسوں کا انتظام ہے، تراویح کا انتظام ہے، اس میں (قرآن) سنیں۔ بعض کام پہ جانے والے ہیں کیسٹ اور CDs ملتی ہیں ان کو اپنی کاروں میں لگا سکتے ہیں، سفر کے دوران سنتے رہیں۔ اس طرح جتنا زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھا اور سنا جا سکے، اس مہینے میں پڑھنا چاہئے اور سننا چاہئے۔

اور پھر صرف تلاوت ہی نہیں بلکہ اس کے اندر بیان کردہ احکامات کی تلاش کرنی چاہئے۔ پھر سارا سال اُن تلاش شدہ احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان حکموں کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی رمضان کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور روزوں اور عبادتوں کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہیں پتہ کہ جو کام کر رہا ہوں اس کا مقصد کیا ہے اور کیوں خدا تعالیٰ نے احکامات دیئے ہیں تو ان اعمال کے حق ادا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اعمال کا بھی پتہ نہیں چل سکتا کہ کیا کرنا ہے۔ اگر صرف یہی سنتے رہیں کہ تقویٰ پر چلو اور اعمال صالحہ بجا لاؤ اور یہ پتہ نہ ہو کہ تقویٰ کیا ہے اور اعمال صالحہ کیا ہیں تو یہ تو دیکھا دیکھی ایک نظام چل رہا ہے رمضان کے دنوں میں یا عام تقریریں سن لیں، آگے چلے گئے، خطبات سن لئے، چلے گئے۔ ایک کام تو ہو رہا ہو گا لیکن اس کی روح کا پتہ نہیں چلے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقیقی (۔) وہ ہیں جو اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُم.......... (البقرۃ: 122) یعنی وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کا حق ہے۔ یعنی غور بھی باقاعدگی سے ہو اور غور بھی اچھی طرح ہو تلاوت میں بھی باقاعدگی رہے اور پھر جو پڑھا یا سنا اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا بلکہ خود قرآن کریم میں آتا ہے کہ اُسے مہجور کی طرح نہ چھوڑ دینا۔ پس تعلیم یہ ہے کہ غور بھی ہو، عمل بھی ہو، تلاوت بھی ہو۔ نہ کہ مہجور کی طرح چھوڑ دیا گیا ہو۔

اور یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ یہ فرمانے کے بعد کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی.......... پھر فرماتا ہے هُدًی لِّلنَّاس.......... یعنی انسانوں کی ہدایت کے لئے اتارا گیا ہے اس میں ہدایت کی تفصیل بھی ہے اور حق و باطل میں فرق کرنے والے امور بھی بیان کئے گئے ہیں۔ پس جب تک اس کی تلاوت کا حق ادا نہ ہو، نہ ہدایت کی تفصیل پتہ لگ سکتی ہے، نہ ہی جھوٹ اور سچ کا فرق واضح ہو سکتا ہے۔ پس ہر مومن کا فرض ہے کہ اگر روزوں کا حقیقی حق ادا کرنا ہے تو قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے احکامات کی تلاش بھی ضروری ہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

قرآن کریم کی تلاوت کے بارہ میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح حکم فرمایا ہے وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ ........... (النمل:92-93)۔ یعنی اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مَیں فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں اور یہ کہ مَیں قرآن کی تلاوت کروں۔ پس حقیقی فرمانبرداری یہی ہے کہ جو کامل شریعت خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری ہے اور جس کو ماننے کا ہمارا دعویٰ ہے اور پھر اس زمانے میں (۔) کو ماننے کا ہم اعلان کرتے ہیں تو پھر اس کامل کتاب کی یعنی قرآن کریم کی تلاوت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کریں اور اس رمضان میں جہاں اس کو باقاعدگی سے پڑھنے کا عہد کریں اور پڑھیں وہاں اس بات کا بھی عہد کریں کہ ہم نے رمضان کے بعد بھی روزانہ ہم نے اس کی تلاوت کرنی ہے اور اپنے پر اس کی تلاوت کو فرض کرنا ہے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرنی ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہوگی اور یہی چیز ہمارے لئے رمضان کی مقبولیت کا باعث بنے گی اور یہی بات ہے جس کی طرف خاص طور پر ہمیں حضرت مسیح موعود نے توجہ دلائی ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

''اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے''۔ یعنی اس حقیقی تعلیم پر عمل کو بھول نہ جانا۔ صرف پڑھنا ہی نہ رہے۔ صرف تلاوت کرنا ہی نہ رہے۔ بلکہ اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ ورنہ مردہ کی طرح ہو جاؤ گے۔ روحانی زندگی جو ہے وہ نہیں رہے گی۔ حضرت مسیح موعود سے بیعت کا عہد جو ہے وہ فضول ٹھہرے گا۔ فرمایا کہ پس اس کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دینا۔

پھر فرمایا کہ ''جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا''۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 13)

آسمان پر عزت پانا اور مقدم رکھا جانا کیا ہے؟ یہی کہ پھر خدا تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے اپنا قرب عطا فرمائے گا۔ قبولیت دعا کے نشان ملیں گے۔ معاشرے کی برائیوں سے اس دنیا میں بھی انسان بچتا رہے گا۔ پس جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرما دیا ہے کہ پہلی کوشش تمہاری ہوگی تو مَیں بھی دوڑ کر تمہارے پاس آؤں گا۔ یہ نظارے دیکھنے کے لئے ہمیں قرآن کو عزت دینا ہوگی۔ اس کی تلاوت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ اس کے حکموں کی پیروی کی کوشش کرنی ہوگی۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاو۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد ﷺ اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے''۔ (یعنی شفاعت کرنے والے ہیں) ''اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اِس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا (۔) عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ (۔)

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 13-14)

(۔) پس یہ اعزاز ہمیں دوسروں سے منفرد کرتا ہے اور اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھیں اور اس کی حقیقت کو جانیں اور اس کی حقیقی عزت اپنے دلوں میں قائم کریں۔ بلکہ اس کا اظہار ہمارے ہر قول و فعل سے ہو۔ اگر اس کا اظہار ہمارے ہر قول و فعل سے نہیں تو پھر یہ مہجور کی طرح چھوڑ دینے والی بات ہے اور یہ حالت پیشگوئی کی صورت میں خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں فرما دی ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا۔ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ........... (الفرقان: 31) اور رسول کہے گا اے میرے ربّ! یقیناً میری قوم نے اس قرآن کو متروک کر چھوڑا ہے۔ ترک کر دیا ہے۔ چھوڑ دیا ہے۔ پڑھتے تو ہیں لیکن عمل کوئی نہیں۔ پس بڑے ہی خوف کا مقام ہے، ہر احمدی کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم زمانہ کے امام کو اس لئے مانیں کہ ہم نے قرآن کریم کی حکومت اپنے پر لاگو کرنی ہے۔ ہم نے اس خوبصورت تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کرنی ہے۔ پس قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اس کی اس تعلیم پر عمل ہی ہے جو ہمیں اس عظیم اور لاثانی کتاب کو مہجور کی طرح چھوڑنے سے بچائے گا۔

حضرت مسیح موعود اس بارہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دور پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کے کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہ ہیں۔ ان کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے''۔ (ان کو یہ علم ہو کہ بہت میٹھے پانی والا یہ چشمہ ہے۔ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہے اور اس کا پانی بہت سی بیماریوں کا علاج بھی ہے)۔ اور ''یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا۔ تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمے پر منہ رکھ دیتا اور سیراب ہو کر اس کے لطف اور شفاء بخش پانی سے حظ اٹھاتا۔ مگر باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دور ہے جیسا کہ ایک بےخبر اور اس وقت تک اس سے دُور رہتا ہے جو موت آ کر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ (۔) کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے اس طرف بلاوے تو اسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے''۔ (۔) فرماتے ہیں کہ ''اس سے بڑھ کر اور کیا قابل رحم حالت اس قوم کی ہوگی''۔ فرمایا کہ (۔) کو چاہئے تھا اور اب بھی ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش (۔) سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 140-141۔ مطبوعہ ربوہ)

اس اقتباس میں جہاں حضرت مسیح موعود نے (۔) کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے۔ وہاں ہماری ذمہ داری بھی بڑھتی ہے کہ اس خوبصورت تعلیم کو اس قدر اپنی زندگیوں پر لاگو کریں کہ بعض (۔) گروہوں کے عملوں کی وجہ سے جو (۔) کو (۔) قرآن پر انگلی اٹھانے کی جرأت پیدا ہوتی ہے وہ نہ رہے۔ احمدیوں کے عمل کو دیکھ کر انہیں اپنی سوچیں بدلنی پڑیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں جو قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں، لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب بھی ہمارے

جلسے ہوں، سیمینار ہوں قرآن کریم کی تعلیم پیش کی جاتی ہے تو برملا ان غیروں کا اظہار ہوتا ہے کہ (۔) کی تعلیم کا یہ رخ تو ہم نے پہلی دفعہ سنا ہے۔ پس جب ہم ان باتوں کو اپنی روزمرّہ زندگیوں کا بھی حصہ بنالیں گے تو صرف تعلیم سنانے والے نہیں ہوں گے بلکہ عملی نمونے دکھانے والے بھی ہوں گے۔

اس طرح احمدیوں کو اپنے دائرے میں (۔) کو بھی یہ تعلیم پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ تم ہمارے سے اختلاف رکھتے ہو تو رکھو لیکن (۔) کے نام پر (۔) کی کامل تعلیم کو بدنام نہ کرو۔ تمہارے لئے راہ نجات اسی میں ہے کہ صرف قرآن کریم کو ماننے کا دعویٰ نہ کرو بلکہ اس کی تعلیم پر غور کرو۔ جس حالت کی طرف حضرت مسیح موعود نے نشاندہی فرمائی ہے اور جس طرح (۔) کی مصیبتوں اور مشکلات کا ذکر فرمایا ہے وہ صورت جو ہے وہ آج بھی اسی طرح قائم ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں (۔) کی زیادہ ناگفتہ بہ حالت ہے اور جب تک قرآن کریم کو اپنا لائحہ عمل نہیں بنائیں گے اس مشکل اور مصیبتوں کے دور سے (۔) نکل نہیں سکتے۔ (۔) کا نام لینے سے (۔) نہیں آجاتا۔ (۔) کا حسن اس کی خوبصورت تعلیم سے خود بولتا ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر کوئی عالم خود نہیں کرسکتا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو وہ اسلوب نہ سکھائے جائیں اور وہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اسے ہی سکھائے ہیں جسے یہ لوگ دجّال اور کذّاب اور پتہ نہیں کیا کچھ کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہی ان لوگوں پر رحم فرمائے اور ان کو عقل دے اور ہمیں پہلے سے بڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت کا حق ادا کرنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کی عزت قائم کرنے والے ہوں اور اسے ہمیشہ مقدم رکھنے والے ہوں۔ یہ عزت کس طرح قائم ہوگی اور اس کو مقدم کس طرح رکھا جاسکتا ہے، یہ مَیں پہلے بتا چکا ہوں۔ اس بارہ میں خود قرآن کریم نے بھی مختلف جگہوں پر مختلف احکامات کے ساتھ ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔

بعض آیات یا آیات کے کچھ حصے مَیں یہاں مختصراً پیش کرتا ہوں۔ کس خوبصورت طریقے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے مقام اور اس کی اعلیٰ تعلیم کے بارہ میں راہنمائی فرمائی ہے۔ آج تو شاید یہ مضمون ختم نہ ہوسکے یعنی وہ حصہ جو مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ ختم نہ ہوسکے ورنہ تو قرآن کریم ایک ایسا سمندر ہے کہ انسان اس کو بیان کرنا شروع کرے تو کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتا۔ اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق ہر انسان جب اس پہ غور کرتا ہے تو نئے سے نئے نکات آتے چلے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنے کے آداب کیا ہیں اور قرآن کریم کو پڑھنے سے پہلے کس طرح ذہن کو صاف کرنا چاہئے۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِذَا قَرَأْتَ ...... (النحل: 99)۔ پس جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ انسان کو تقویٰ کی راہ سے ہٹانے کے لئے شیطان نے ایک کھلا اعلان کیا ہے، ایک چیلنج دیا ہوا ہے اور قرآن کریم وہ کتاب ہے جس کا ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا، تقویٰ پر قائم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والے راستوں کی راہنمائی کرنے والا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے قرب کے معیاروں کو حاصل کرنا چاہتے ہو، اور اس تعلیم کو سمجھنا چاہتے ہو جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے تو قرآن کریم پڑھنے سے پہلے خالص ہوکر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ وہ تمہیں شیطان کے وسوسوں اور حملوں سے بچائے اور اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے جو تم پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ یہ ایسا بیش قیمت خزانہ ہے جس تک پہنچنے سے روکنے کے لئے شیطان ہزاروں روکیں کھڑی کرے گا اور اگر شیطان سے بچنے کی دعا نہ کی تو تمہیں پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کس وقت شیطان نے کس طرف سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنے سے روک دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے لیکن شیطان کی گرفت میں آنے کی وجہ سے اس کلام کو پڑھنے سے تمہاری راہنمائی نہیں ہوسکے گی۔ پس پہلی بات تو یہ کہ قرآن کریم کو خالص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر پڑھو ورنہ سمجھ نہیں آئے گی۔ اس لئے ایک جگہ فرمایا کہ وَلَا یَزِیْدُ ......... (بنی اسرائیل: 83) کہ ظالموں کو قرآن کریم خسارے میں بڑھاتا ہے حالانکہ مومنوں کے لئے یہی نفع رساں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ ........... (المزمل: 21) یعنی اور اللہ رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا رہتا ہے۔ (اس سے پہلے کا حصہ میں چھوڑ رہا ہوں) اور وہ جانتا ہے کہ تم ہرگز اس طریق کو نبھا نہیں سکو گے۔ پس وہ تم پر عفو کے ساتھ جھک گیا ہے۔ پس قرآن میں سے جتنا میسر ہو پڑھ لیا کرو۔ وہ جانتا ہے کہ تم میں سے مریض بھی ہوں گے اور دوسرے بھی جو زمین پر اللہ کا فضل چاہتے ہوئے سفر کرتے ہیں اور پھر اس کے آگے بھی کچھ ہدایات ہیں۔ اس حصے سے پہلے آیت میں تہجد کے نوافل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں قرآن کا حصہ جو بھی یاد ہو پڑھو اور اس کے علاوہ بھی جتنا قرآن کریم تم غور کرنے کے لئے پڑھ سکتے ہو تمہیں پڑھنا چاہئے۔ ایک مومن کا یہی کام ہے۔ تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ سے صرف یہ مطلب ہی نہیں لینا چاہئے کہ جو ہمیں یاد ہے کافی ہے اور وہی پڑھ لیا اور مزید یاد کرنے کی کوشش نہیں کرنی۔ یا جس تعلیم کا علم ہے وہی کافی ہے اور مزید ہم نے نہیں سیکھنی۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ (المائدہ: 49) کہ نیکیوں میں آگے بڑھو اور جب تک یہ علم ہی نہ ہو کہ نیکیاں کیا ہیں جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں، کون کون سے اعمال ہیں جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں تو کس طرح آگے بڑھا جاسکتا ہے۔ پس قرآن کریم کا پڑھنا اور سیکھنا اور اس پر غور کرنا بھی بڑا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام بھلائیاں اور نیکیاں جو ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔

پس یہاں میسر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مزید سیکھنا ہی نہیں ہے۔ جو یاد ہوگیا، یاد ہوگیا بلکہ اپنی صلاحیتوں کو اور علم کو بڑھاتے رہنا چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ اس قرآن کریم سے فیض پایا جاسکے۔ باقی جو حالات ہیں ان کے مطابق یہ ذکر ہے کہ تم بیمار ہوگے، مریض ہوگے، سفر پہ ہوگے تو اس لحاظ سے نمازیں چھوٹی بڑی بھی ہوجاتی ہیں، قرآن (پڑھنے) میں کمی زیادتی بھی ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں ہے کہ قرآن کریم کو جو سیکھ لیا وہ سیکھ لیا اور مزید نہیں سیکھنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَوْ زِدْ عَلَیْہِ ........ (المزمل: 4) یا اس پر کچھ زیادہ کردے اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھ۔ یعنی تلاوت ایسی ہو کہ ایک ایک لفظ واضح ہو، سمجھ آتا ہو اور خوش الحانی سے پڑھا جائے۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی پڑھ کے گزر گئے، جیسا کہ پہلے بھی ایک دفعہ مَیں بتا چکا ہوں کہ دوسرے (۔) جو تراویح میں پڑھتے ہیں تو اتنی تیزی سے پڑھتے ہیں کہ سمجھ ہی نہیں آرہی ہوتی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے“۔

(الحکم 24/ مارچ 1903ء)

ایک حدیث میں آتا ہے، سعید بن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کریم کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب استحباب الترتیل فی القراءۃ)

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور حکم ہے کہ وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ ...... (البقرۃ: 232) اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے اور جو اس نے تم پر کتاب اور حکمت میں اتارا ہے۔ وہ اس کے ساتھ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے جو احکامات قرآن کریم میں ہیں یہ سب نعمت ہیں جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔ سورۃ نور کے شروع میں بتا دیا کہ یہ نعمت جو تمہیں دی گئی ہے اس میں احکامات ہیں اس میں غور کرو۔ جب تک پڑھو گے نہیں ان نعمتوں کا علم حاصل نہیں کرسکتے ان کا فہم ہی نہیں ہوسکتا۔ پس قرآن کریم پڑھنا نصیحت حاصل کرنا ہے اور ایک مومن کے لئے یہ

انتہائی ضروری چیز ہے۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو انسان کو تقویٰ میں بڑھاتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ ............ (سورۃ ص:30) یہ کتاب ہے جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا، مبارک ہے تا کہ یہ لوگ اس کی آیات پر تدبر کریں اور تا کہ عقل والے نصیحت پکڑ لیں۔ پس قرآن شریف کو ماننے والے اور اس کو پڑھنے والے ہی عقل والے ہیں۔ کیوں عقل والے ہیں؟ اس لئے کہ اس کتاب میں تمام سابقہ انبیاء کی تعلیم کی وہ باتیں بھی آ جاتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قائم رکھنا چاہتا تھا، جو صحیح باتیں تھیں اور اس زمانے کے لئے ضروری تھیں۔ اور موجودہ اور آئندہ آنے والی تعلیم یا ان باتوں کا بھی ذکر ہے جو ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے سمجھا کہ یہ تا قیامت انسان کے لئے ضروری ہیں اور وہ آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائیں۔ پس اس اعلان پر جو قرآن کریم نے کیا ہے غور کرو۔ نصیحت پکڑو اور عقل والوں کا یہی کام ہے۔ اس اعلان کا ہم تبھی چرچا کر سکتے ہیں جب اس تعلیم کو ہم خود بھی اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہیں۔

پھر تلاوت کے بارہ میں کہ کس طرح سننی چاہئے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ ............ (الاعراف:205) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ قرآن کریم کا یہ احترام ہے جو ہر احمدی کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے اور اپنی اولاد میں بھی اس کی اہمیت واضح کرنی چاہئے۔ بعض لوگ بے احتیاطی کرتے ہیں۔ تلاوت کے وقت اپنی باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بعض گھروں میں ٹی وی لگا ہوتا ہے اور تلاوت آ رہی ہوتی ہے اور گھر والے باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ خاموشی اختیار کرنی چاہئے۔ یا تو خاموشی سے تلاوت سنیں یا اگر باتیں اتنی ضروری ہیں کہ کرنی چاہئیں، اس کے کئے بغیر گزارا نہیں ہے تو پھر آواز بند کر دیں۔ یہ حکم تو غیروں کے حوالے سے بھی ہے کہ اگر خاموشی سے اس کلام کو سنیں تو انہیں بھی سمجھ آئے کہ یہ کیسا زبردست کلام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پھر اس وجہ سے ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی ہدایت اور راہنمائی کے سامان بھی مہیا فرما دے گا۔ پس ہمیں خود اس بات کا بہت زیادہ احساس ہونا چاہئے کہ اللہ کے کلام کو خاموشی سے سنیں اور سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ کا رحم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ ............ (ھود:113) پس جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے تو اس پر مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی قائم ہو جائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہ سورۃ ھود کی آیت ہے۔ تو یہ حکم صرف آنحضرت ﷺ کے لئے نہیں تھا۔ ویسے تو ہر حکم جو آپؐ پر اترا وہ ............ کے لئے ہے۔ آپ کے ماننے والوں کے لئے ہے۔ لیکن یہاں خاص طور پر مومنوں کو اور توبہ کرنے والوں کو بھی شامل کیا گیا ہے کہ تمام احکامات پر مضبوطی سے عمل کرو اور کرواؤ۔ اور ایک بات یاد رکھو کہ صرف عبادات پر ہی انحصار نہ ہو بلکہ اصل چیز جو اس کا مغز ہے اس کو تلاش کرو اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور یہ حکم آپ کو دے کر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے توبہ کی تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کو جانیں اور سمجھیں اور زیادہ سے زیادہ اس کا علم حاصل کریں اور کبھی اس سے تجاوز کرنے کی کوشش نہ کریں۔ تبھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اس میں ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی بھی ایسی تربیت کریں کہ وہ خدا تعالیٰ کے اس کلام کو سمجھنے اور غور کرنے اور اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''مجھے تو سخت افسوس ہوتا ہے جبکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ (۔) ہندوؤں کی طرح بھی احساس موت نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ کو دیکھو صرف ایک حکم نے کہ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ نے ہی بوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساس موت ہے۔ آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی۔ صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں''۔ کوئی حکم ہوا تو آنحضرت ﷺ نے کہا کہ مجھے اس آیت نے بوڑھا کر دیا۔ کس لئے تا کہ اُمّت، جو ماننے والے ہیں وہ بھی اس سے سبق لیں۔ ان کی فکر تھی آپ کو۔ فرماتے ہیں کہ ''ورنہ رسول اللہ ﷺ کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپ کی زندگی کے کُل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود (سورۃ ھود زیر آیت 113) جلد دوم صفحہ 704)

اس کی مزید وضاحت بھی آپ نے فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس حکم کے رو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے۔ لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے۔ اس سے ہمارے نبی کریم ﷺ کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ ان کو كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ............ (سورۃ آل عمران آیت نمبر 111) کہا گیا اور رَضِيَ اللّٰهُ............ (المائدہ : 120) کی آواز ان کو آ گئی۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیّبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل و قال ہی تک بات نہ رکھنی چاہئے''۔ (صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو) ''کیونکہ اگر نرے قیل و قال اور ریاکاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہوگا اور دوسروں پر کیا شرف؟''۔

(الحکم۔ جلد 5 نمبر 29۔ مورخہ 10/اگست 1901ء صفحہ 1۔ تفسیر حضرت مسیح موعود (سورۃ ھود زیر آیت 113) جلد دوم صفحہ 704-705)

پس آج یہ سبق ہمارے لئے بھی ہے کہ قیل و قال تک بات نہ رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کی جائے کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ فرمایا کہ وَهٰذَا كِتَابٌ............ (الانعام:156) اور یہ مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔

پھر ایک اور بات جو معاشرے کے لئے، امن کے لئے ضروری ہے اس کا مَیں یہاں ذکر کر دوں۔ پہلے ہی ذکر آنا چاہئے تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ............ (الانعام:55) اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہا کر۔ تم پر سلام ہو۔ تمہارے لئے تمہارے ربّ نے اپنے اوپر رحمت فرض کر دی ہے۔ یعنی یہ کہ تم میں سے جو کوئی جہالت سے بدی کا ارتکاب کرے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور اصلاح کر لے تو یاد رکھے کہ وہ (یعنی اللہ) یقیناً بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو معاشرے کا حسن بڑھاتی ہے۔ جب سلامتی کے پیغام ایک دوسرے کو بھیج رہے ہوں گے تو آپس کی رنجشیں اور شکوے اور دُوریاں خود بخود ختم ہو جائیں گی اور ہو جانی چاہئیں۔ بھائی بھائی جو آپس میں لڑے ہوئے ہیں۔ ناراضگیاں ہیں۔ ان میں صلح قائم ہو جائے گی۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں اور قرآن کریم پر ہمارا پورا ایمان ہے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو پھر قرآن تو کہتا ہے کہ سلامتی بھیجو۔ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجو اور یہاں بعض جگہ پر ناراضگیوں کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔

پس غور کرنا چاہئے اور اپنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیم اور احکامات ہیں ان کو قربان نہیں کرنا چاہئے۔ پس ہر احمدی کو قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے کہ کوئی پہلو ایسا نہیں جس کا اس نے احاطہ نہ کیا ہو۔ پس معاشرے کے امن کے لئے بھی، اپنی روحانی ترقی کے لئے بھی، خدا کا قرب پانے کے لئے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے احکامات تلاش کر کے ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جب ہم باقاعدہ تلاوت کرنے والے اور اس پر غور کرنے والے ہوں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ تمام باتیں تو بیان نہیں ہو سکتیں۔ کچھ مَیں نے کی ہیں باقی آئندہ انشاء اللہ۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانے کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر

بیان نہیں کیا گیا۔ اُس کی تعلیم اُس زمانے کے حسب حال ہوتو ہولیکن وہ ہمیشہ اور حالت کے موافق ہرگزنہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہری کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102۔ جدید ایڈیشن)

اللہ ہمیں اس کے پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم خود بھی اس ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کی طرف توجہ دلائیں اور ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا کرنے والے ہوں۔

# اطلاعات واعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## درخواست دعا

مکرم نصراللہ خان بھلی صاحب ایڈووکیٹ نائب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر نصیرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم عمر عبداللہ باجوہ صاحب ریڈیالوجی میں تخصص کر رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ فیلو رائل کالج آف ریڈیالوجی کے پارٹ ون امتحان میں شرکت کیلئے سنگاپور گئیں۔ پنجاب میں سے 20 طالبات شامل ہوئیں جن میں سے صرف 3 پاس ہوئیں جن میں موصوفہ بھی شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا باعث بنائے آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم سید اقبال محمود صاحب KDA سکیم کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم میجر (ر) سید محمود احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 4/اگست 2009ء کو بعمر 98 سال کراچی میں انتقال کر گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 28/اگست 2009ء کو بیت الہادی گلستان جوہر کراچی میں مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب صدر گلشن عمیر کراچی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحوم نے چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ نے تمام عمر سلسلہ احمدیہ اور خلافت سے قریبی تعلق رکھا آپ نے جماعت کی پانچوں خلافتیں دیکھیں۔ مختلف عہدوں پر خدمات دینیہ کی توفیق پائی۔ مرحوم نے وقف عارضی کے دوران بدین میں خدمات انجام دیں۔ بحیثیت ایک فوجی افسر جنگ عظیم دوئم میں حصہ لیا اور برما فرنٹ پر تعینات رہے۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کراچی ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (K.D.A) میں بطور ایڈمنسٹریٹو آفیسر کام کیا۔ حکومت پاکستان نے جانفشانی اور ایمانداری سے فرائض کی ادائیگی کے صلے میں آپ کو گولڈ میڈل سے نوازا۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کا درجہ عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(بقیہ از صفحہ 1)

عزیزم نوراحمد بعمر 6 سال چھوڑے ہیں۔ علاوہ ازیں تین ہمشیرگان بھی ہیں جن میں سے دو ربوہ اور ایک امریکہ میں مقیم ہیں۔

مورخہ 12/اکتوبر کو کوئٹہ شہر میں دوپہر 3 بجے مرحوم کی نماز جنازہ مقامی طور پر انہی کے گھر پر مکرم عبدالحلیم شاہد صاحب مربی ضلع کوئٹہ نے پڑھائی۔ ربوہ آمد پر احباب جماعت ربوہ کی طرف سے راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے کا استقبال کیا گیا۔ رات سوا گیارہ بجے احاطہ دارالضیافت میں مکرم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ امانتاً تدفین قبرستان عام میں کی گئی ہے۔ بعد از تدفین دعا بھی محترم ملک صاحب موصوف نے ہی کروائی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتے ہوئے اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور پسماندگان و جملہ لواحقین کو حوصلے کے ساتھ مرحوم کی جدائی برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## چوتھا سالانہ کنونشن
## (AACP ربوہ مجلس)

محض خداتعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز (AACP) ربوہ مجلس کو مورخہ 18/اکتوبر 2009ء کو اپنا چوتھا سالانہ کنونشن کروانے کی توفیق ملی۔ یہ کنونشن مجلس انصاراللہ پاکستان کے بالائی سیمینار ہال میں منعقد ہوا۔ AACP کے اس کنونشن کا مقصد کمپیوٹر سائنس کے شعبے میں نئے آنے والوں کی راہنمائی کرنا، جدید کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے متعارف کرانا اور قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اس علم کو خدمت دین کے لئے استعمال کرنے کے طریق متعارف کرانا ہوتا ہے۔

اس پروگرام کا آغاز صبح 9-45 بجے قرآن کریم کی تلاوت اور ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم فخرالحق شمس صاحب قائمقام ایڈیٹر روزنامہ الفضل وسابق صدر AACP ربوہ نے اس کنونشن کا افتتاح کیا اور اپنے افتتاحی کلمات میں خدمت دین کے حوالے سے کمپیوٹر سائنس کی اہمیت اور کمپیوٹر ایسوسی ایشن کے بانی محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی کمپیوٹر کے حوالے سے ربوہ میں خدمات پر روشنی ڈالی اور دعا کرائی۔ اس کے بعد دو سیشنز ہوئے مکرم ناصر احمد صاحب نے Distance learing Management System، مکرم عبدالباری طارق صاحب نے ویب ٹیکنالوجی، مکرم سید عرفان احمد صاحب نے سائبر کرائمز اور مکرم نجیب احمد صاحب نے Online Store کو کس طرح چلایا جاتا ہے کے حوالے سے لیکچرز دیئے۔ یہ تمام لیکچرز ملٹی میڈیا کی مدد سے Slides کی صورت میں تفصیل کے ساتھ پیش کئے گئے۔ ازاں بعد مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین AACP پاکستان نے احباب و خواتین سے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ اس کنونشن میں ایک معلوماتی سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ظہرانہ ہوا۔ اس کنونشن کی حاضری 50 کے قریب تھی۔ (اے۔نور)

## درخواست دعا

مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ حالت غیر تسلی بخش ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

آزمائشی دمہ کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کے لئے ہے
الرجک دمہ کے لئے بفضل خدا مفید وبے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں۔ فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔
ہمارے چند خصوصی معالجات
جوڑوں کا درد، گیس، تیزابیت، معدے کا السر۔ ہائی بلڈ پریشر۔ ہیپاٹائٹس۔
خصوصی کمزوری۔ بے اولادی بوجہ سیمن پرابلم۔ بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔
مفصل معلومات کا کتابچہ مفت حاصل کریں۔
بیرون پاکستان کے مریضان ہمارے ٹورانٹو کینیڈا کے کلینک سے رجوع کریں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر
فون: 001-416-832-7056
کینیڈین کوالیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن
مظہر فارما وہسپتال احمد نگر پوسٹل کوڈ 48
فون: 047-6211544, 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

بچّوں کے دانت بآسانی نکالنے کیلئے ☆ ہر سمجھدار ماں کا انتخاب
AHS-21 بے بی ٹانک (گولیاں) یا ہومیونونہال (قطرے) GHP-4/FD
محبت بھری ممتا جیسی میٹھی یہ دوا رکھے آپ کے بچوں کو خوش وخرم!
یہ دوا آپ کے پھول جیسے بچّوں کا ہاضمہ درست رکھنے، مزاج خوشگوار کرنے، جسم کی تعمیر کرنے، پُرسکون نیند لانے اور باآسانی دانت نکالنے کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ بچّوں کو پیدائش کے چند دن بعد اس دوا کا استعمال شروع کروادیا جائے تو وہ بآسانی سے دانت نکالنے کے علاوہ کیلشیئم کی کمی کا شکار نہیں ہوتے اور اس کے استعمال سے بچوں کے جسم اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں نیز سب سے بڑھ کر یہ کہ دانت نکالنے کے روایتی تکالیف سے محفوظ رہتے ہیں۔
پیکنگ: 25 گرام/25ml 120 گرام/120ml
قیمت: 30/- 100/-
ترکیب استعمال: دس قطرے ایک چمچہ پانی میں ملا کر یا دو گولیاں فی خوراک دن میں چار بار
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
ربوہ ۔35460۔ پاکستان
☆ڈگری کالج روڈ، رحمان کالونی ربوہ
فون:- 047-6005666,03339797797
☆راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون:- 047-6212399,03339797798

## ربوہ میں طلوع وغروب 20۔اکتوبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:48 |
| طلوع آفتاب | 7:13 |
| زوال آفتاب | 12:53 |
| غروب آفتاب | 6:33 |


**ورلڈ انٹرنیشنل کارگو**
بیرون ملک سامان کارگو کروانے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔ آنے سے پہلے فون ضرور کرلیں
دعاگو: مرزا اکرم بیگ
فون: 042-6312538
موبائل: 0333-4364361

**ربوہ آئی کلینک**
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

**زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں**
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائزے، کوکیشن افغانی وغیرہ
**احمد مقبول کارپٹس**
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

**احمد ٹریولز انٹرنیشنل**
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

**The Vision of Tomorrow**
**New Haven Public School**
Multan Tel :061-6779794

**ری پبلک UPS اینڈ کولنگ سنٹر**
لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
ٹی وی، کمپیوٹر، فیکس اور پرنٹر کو چلانے کے لئے گارنٹی شدہ UPS، بیٹری چارجرز، سٹیبلائزر حاصل کریں
ہر قسم کے ایئرکنڈیشنرز اور ریفریجریٹرز کی انسٹالیشن، مینٹیننس اور ہر کپیسٹی کے نئے واٹرچلر بنوانے کے لئے
رابطہ: دھوبی گھاٹ مین بازار فیصل آباد
موبائل: 0300-6652912 فون: 041-2635374

**کراچی الیکٹرک سٹور**
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

**Cure Herbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج**
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہوجائیں تو کیورہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

**دلہن جیولرز**
Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

**FIRST FLIGHT EXPRESS**
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
**احمدی احباب کے لئے خوشخبری**
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey
Faisal Town Main peco Road Mochi
Pura chock Lahore
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site:www.firstflightexpress.com

**خوشخبری**
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویواون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئرکولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
**FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس**
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

**زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ**
**الحمد پراپرٹی سینٹر** اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمد داؤد احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

**MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan**
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
- Ahmadi Students already studying.

Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
- English medium of instruction.
- Very appropriate tuition fee.
- Excellent environment for female students with separate hostel.

Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
EC
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

**ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے**
**شاہد الیکٹرک سٹور** متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

**انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج**
**کریم میڈیکل ہال**
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

**Canadian Property Management & Home Services**
اگر آپ ملک سے باہر ہیں اور ربوہ میں آپ کی پراپرٹی ہے تو ہم اس کی دیکھ بھال اعلیٰ طریقے سے کرسکتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کو ربوہ میں کرایہ پر فرنیشڈ اور لگژری رہائش درکار ہے تو ہم سے رابطہ کیجئے۔
For all your real estate needs, we help for buying and selling.
We rent, manage and renovate properties in Rabwah & Canada.
اگر آپ ملک سے باہر ہیں اور ربوہ میں اپنے عزیزوں اور پیاروں کو تحائف پہنچانا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹ (www.seeproperty.ca) کے ذریعہ آرڈربک کیجئے یا فون کے ذریعے ہم سے رابطہ کیجئے۔
مزید معلومات کے لئے
Chief Executive
PH:416-712-4779
M Ahmed Javed Ch
M. A., LL.B. (PU, LA, PK)
*Property Law (WU, Canada)*

ٹورانٹو (کینیڈا) آفس
1- Kinney Gate,
Maple, ON, L6A 2S3
PH:416-712-4779
Web:www.seeproperty.ca

ربوہ (پاکستان) آفس
Hamd Market
17/2 Dar-ul-Barkat(Aqsa Chowk)
PH:0321-7705625
E-mail:mc@seeproperty.ca

**البشیرز معروف قابل اعتماد نام**
**پیچ** جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

**بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری**
زیرسرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
Email:citipolypack@hotmail.com


FD-10